



روزنامہ

الفضل

لاہور

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۲ء

آٹو کھی قسم کی نکتہ چینی

چوہدری ظفر اللہ خان نے ایک مذہبی خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے بقول ایک نوکل معاصر فرمایا کہ عیسائی دنیا مسلمانوں سے کمزور کیونکہ مادی مادہ پرستی کا مقابلہ کرے۔ معلوم نہیں کہ اس میں کونسی قابل اعتراض بات ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ معاصر مذکور کو اس سے چوہدری صاحب پر آٹو کھی قسم کی نکتہ چینی کا موقع ضرور مل گیا ہے۔ معاصر فرماتا ہے۔ چوہدری صاحب کو بڑی دور کی نوعیت سے پہلے اسلامی ملکوں اور ایشیائی ملکوں میں اتحاد کے منصوبے کو کھنی چا پت لینے۔ انھیں سے اسلام اور عیسائیت کے مابین اتحاد کی فکر آچو کیوں لاحق ہو گئی ہے۔

معاصر کے خیال میں یہ دونوں کام ایک وقت میں نہیں ہو سکتے۔ معلوم ہوتا ہے جیساکہ اس کے بعد کے اقتضائے سے ثابت ہوتا ہے معاصر کو یہ حدیث لائق ہو گئی ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ پاکستان کی قیمت کسی سیاسی یا ک سے جڑنا چاہتے ہیں۔ اور معاصر کیونکہ معاصر کے لئے روئے رکھتا ہے۔ حالانکہ کیونکہ ایک نظریہ ہے جس کی بنیاد سراسر باہیات پر ہے۔ اور یہ مذہبیت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ اور اس کی مذہبیت کے ساتھ جگت مختلف سیاسی بلاکوں کی باہمی جگت سے ایک بالکل عینہ حیثیت رکھتی ہے آج کل کی مادہ پرست دنیا میں کیونکہ مادی تحریک ہونے کی وجہ سے بہت منظور ہو رہی ہے۔ اور جہاں جہاں اس کا اثر پہنچتا ہے۔ وہاں وہاں روحانی اقدار اور بھی کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ ایسی صورت میں صرف وہ جانیت کا اچھا ہی دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے جو کچھ مذہبی خبر رساں ایجنسی سے کہا ہے۔ وہ اس لفظ لفظ سے کہا ہے۔ اور ہم نہیں سمجھتے کہ کیا کرنے سے ان سے کونسی ایسی خطا سرزد ہو گئی ہے۔ کہ معاصر کو اتنی لامتناہی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ اور ان کے ایسا کہنے سے مختلف سیاسی بلاکوں کے ساتھ پالت ان کے تعلقات میں کیا فرق پڑے گا؟ چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ شک وزیر خارجہ ہیں۔ مگر وہ وزیر خارجہ سے پہلے ایک

انسان اور ایک مسلمان میں۔ ایک ایسے مذہبی انسان میں جو مذہبی اخلاق اقدار کا دنیا سے لیا میٹ ہونا کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اگر انہوں نے اس کار خیر میں عیسائی دنیا کو تعاون کی دعوت دینی ہے۔ تو انہوں نے کوئی قصور نہیں کیا۔

معاصر نے اپنے دوسرے دن کے اقتضائے میں جو کچھ چوہدری ظفر اللہ خان کے ذریعہ تبلیغ کے متعلق فرمایا ہے۔ ہمیں اس کی معاصر سے قطعاً توقع نہیں تھی۔ یہ عجیب منطق ہے کہ کسی ملک کا وزیر خارجہ ہو کر انسان اپنے تمام حقوق انسانی ہی لڑا لے کر بیٹھتا ہے۔ اگر معاصر ہمیں محاف رکھے۔ تو ہم عرض کریں گے۔ کہ یہ تو کئی منطق نہ تھی۔ کی منطق ہے کسی عینہ اور ہوشیار آدمی کی منطق نہیں۔ اس آٹو کھی منطق کو بڑھایا گیا تو کل شدت یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ خواجہ ناظم الدین پاکستان کے وزیر اعظم ہونے پر تازگیوں سے جھٹکتے ہوئے ہیں۔ اس آٹو کھی منطق کے شادی میں کیوں شامل ہوتے ہیں۔ سیرت سے ہمیں کہہ کر کوئی میں اس آٹو کھی نے جو شرفناک اور رنگ اسلام کو ادا رکھا ہے اس کی ذمہ داری معاصر چوہدری ظفر اللہ خان پر دھرتا ہے۔ کیا احوالوں نے جو کچھ سبھا کوٹ ڈیرہ غازی خان۔ سرگودھا۔ لائل پور وغیرہ مقامات پر کیا۔ اور ہر جگہ کر رہے ہیں۔ اور اوکاڑہ وغیرہ میں جو قتل ہوئے۔ یہ سب کچھ چوہدری ظفر اللہ خان کی وجہ سے ہوا؟ اگر وزیر خارجہ اپنے مذہبی جلسہ میں تقریر نہیں کر سکتے۔ تو پھر حکومت کا کوئی عہدہ سے دارکس معاشرتی یا مذہبی تقریب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ کی دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے۔ جو اس شرط پر ملک کا بڑے سے بڑا حکومتی عہدہ بھی قبول کرنے کے تیار ہوگا۔ کہ وہ پہلے اپنے تمام بنیادی انسانی حقوق کو بڑے سے عہدہ کی کالی مانگے بھینٹ چڑھا دے؟

عالم فاضل سے رہیں اپنا دین ایمان

مولوی عبدالخالق صاحب القادی بڑا بونی نے جو بیان الشط کرچی میں شائع کیا ہے اس بیان کا کچھ حصہ الفضل ۱۵ جون ۱۹۵۲ء

برائے شائع ہو چکا ہے۔ اس بیان میں آپ نے جماعت احمدیہ کے اعتقادات کے متعلق جو غلط بیانیوں کی ہیں سو کی ہیں حیرت سے کہ آپ نے انہیں جو حق تعصب میں قائم نظر اور خان لیاقت عثمانیہ تک کو بھی مورد الزام ٹھہرانے سے گریز نہیں کیا۔ اور فرمایا ہے کہ جب آپ اپنے احمدیت کے خلاف تجویز پیش کی۔ تو قائد اعظم نے مولوی صاحب کو خدا اور رسول کا واسطہ دے کر کہا کہ آپ نے انہیں اپنی تجویزوں سے لے لیں گے یا قائد اعظم محض زمانہ ساز اور انہیں الوقت دیتے۔ راجحوں کو دھوکے دے کر ان کے دوٹ لینا چاہتے

تھے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلم گھونڈوں میں منتخبات کی اسکین۔ اور دنیا کو یہ دھوکا دے سکیں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کی خواہشمند ہے۔

مولوی صاحب ذرا اپنے دل میں سوچیں کہ یہ کتنا بڑا الزام ہے جو آپ قائد اعظم پر لگا رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قائد اعظم نے دنیا کو تزیین دے کر پاکستان حاصل کیا ہے۔ اور ضحائے، ایسے کر کے قریب انہوں نے اپنی مطلب براری کے لئے سے ہوں گے نعوذ یا اللہ من ذلک وہ قائد اعظم جس نے اس راتہ میں سب سے بڑی مسلمانوں کی ملکیت اپنے

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اور ان کا ادا کرنا فرائض کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا باعث ہوتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ ہر مسلمان مرد۔ عورتوں۔ بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام اور نو ذرا بڑے بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود نہ ادا کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے۔ جو پونے تین سیکے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع ہی ادا کرنا افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تینوں کو دیکھتا ہے۔ پس ایک شخص اگر نصف صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہے۔ اور اس کو ادا کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے غایت درجہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے جس کی حیثیت اس کو سالم صاع کی ادائیگی کا حکم دیتی تھی۔ مگر اس لئے نصف صاع ادا کیا۔ پس اس شخص کو اپنی طاقت کے مطابق نیک نیتی سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیے۔ تا وہ مستحق ثواب ہی کے۔ کیونکہ ہر شخص اپنی نیت اور اخلاص کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس چہذہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیے۔ تا بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے۔ اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔ یہ رقم مقامی غریبوں اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو۔ جو اس صدقہ کا مستحق ہو۔ تو وہ تمام رقم غریب، پرنسپل کرنے کے بعد جو خرچ جائے وہ مرکز میں بھجوا دینی چاہیے۔

غلو کی اوسط قیمت گیارہ روپے فی من لگائی گئی ہے۔ اور اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۱۲۔ اور نصف صاع کی قیمت ۶ مقرر کی جاتی ہے۔

نظارت بیت المال

درخواست ملک دعا

۱۰، میری مشیرہ اہلیہ عبدالغفور مرحوم حال پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ رعشہ کی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں نیز ان کی مالی حالت کمزور ہے۔ اور دنیاوی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اہراب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ بنت پیر محمد یوسف صاحب مرحوم (۲۰) میرا لڑکا ائمہ درحسینا جہاں تپ محرقہ بیمار ہے۔ اور بیت کمزور ہے۔ احباب اس کی صحت و تندرستی کے لئے اور میرے ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رضویدہ نذر حسین سکول آف سیکول (لاہور) لہندہ

# جمعہ

## خوش قسمت میں وہ لوگ جو رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھائے ہیں

اولاد

بد قسمت میں وہ جن کے لئے خدا تعالیٰ خود اپنے فضلوں کے دروازے کھولتا ہے اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں

### از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فہمہ ۳۰۸، مئی ۱۹۵۲ء بمقامہ حجہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

کوئی دعا کرے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اس لئے منٹ کے عرصہ میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا۔ کہ آیا یہ منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ دوسرے منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ یا تیسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ یہاں تک کہ چوتھ منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے مستحق بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ گو یا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ۹۰ منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی۔ اور وہی شخص قبولیت دعا کا موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔ جو برابر ۹۰ منٹ تک دعا کرتا رہے اور ۹۰ منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور تو حیرت کو قائم رکھنا ہر ایک کا کام نہیں۔ لیکن لوگ تو پانچ منٹ تک بھی اپنی توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ مثلاً میں اس وقت نماز کے لئے آیا ہوں۔ انسان ادھر ادھر نظر پڑاتا ہے۔ میں نے خطبہ سے پہلے بعض لوگوں کو دیکھا ہے، کہ وہ نشیں پڑھ رہے تھے۔ اور یکدم ان کی آنکھ ادھر ادھر جا پڑتی تھی۔ سنتوں پر ڈیڑھ دو منٹ بکھتے ہیں۔ مگر اس تصور سے سے دقت میں بھی وہ کبھی دامن دیکھتے تھے کبھی دامن دیکھتے تھے کبھی زمین کی طرف دیکھتے تھے کبھی آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ جب ڈیڑھ دو منٹ تک توجہ کو قائم رکھنا مشکل ہے۔ تو نوے منٹ تک دعا کرتے رہنا ذکر الہی میں لگے رہنا اور توجہ کو ایک ہی طرف قائم رکھنا آسان امر نہیں ہو سکتا۔

بھی ایسے ہیں۔ جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ نضو ما لیلہ۔ القدر میں دعاؤں کی قبولیت کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ اس رات کے متن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شہرۃ تتقول الملائکہ والمرح فیہا باذن ربہم من کل امیر مسلم۔ اھی حتی مطلع الفجر۔ یعنی سورج کے ڈوبنے سے لے کر صبح تک کلام الہی لانے والے فرشتے اتنے رہتے ہیں۔ مسلماتی۔ رحمتیں اور برکتیں ہی نوع انسان پر چھا جاتی ہیں۔

**جمعہ اور رمضان**  
دو دنوں اپنے اندر برکتیں رکھتے ہیں۔ لیکن اگر جمعہ اور رمضان دونوں جمع ہو جائیں۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت کتنی برکات کا اجتماع ہو جائے گا۔ آج جمعہ بھی ہے۔ اور رمضان بھی ہے۔ بیچانی میں شل ہے۔ بیچری میر دو دو اور کی چلی ہے۔ ہمارا ملک غریب تھا لوگ بچھتے تھے کہ بیچری ہونی رونی ایک ہی مل سکتی ہے۔ دو تہیں۔ اس لئے یہ شل بن گئی۔ کہ رونی بیچری ہوتی ہو۔ اور پھر دو دو مل جائیں۔ تو اور کجا پانچ پڑے۔ اگر ایک شخص کو وہ بیچری ہونی دو تہیں مل جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ مجھے اور کجا پانچ پڑے۔ اسی طرح جسے قبولیت دعا کے دو مواقع مل جائیں۔ اس سے اور کیا پانچ پڑے۔ رمضان کی اس دفعہ بندش کچھ ایسی ہے کہ اس میں چار جمعے آئیں گے۔ لیکن سالوں میں رمضان میں پانچ پانچ جمعے بھی آتے ہیں۔ مثلاً جمعہ سے شروع ہو گیا۔ تو اس میں پانچ جمعے بھی آتے ہیں۔ لیکن اس سال رمضان میں پانچ جمعے نہیں آئیں گے۔ چار آئیں گے۔ اور ان کے علاوہ باقی ایام بھی برکت والے ہوتے ہیں۔ مزورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان ان ایام سے فائدہ اٹھائے

سورہ تاحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہے۔ یہ جمعہ رمضان کا ہے۔ اور آج اسپر پانچواں دن گزر رہا ہے۔ چونکہ گزشتہ ہفتہ میں دن کا ہوا تھا۔ اس لئے اگر رویت ہلال میں کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ تو پھر یہ **رمضان کا ہفتہ** ۲۹ دن کا ہو گا۔ کیونکہ تیس دن کے دو ہفتے جمع نہیں ہوا کرتے۔ پس آج کے بعد رمضان کے ۲۳ دن رہ گئے ہیں۔ اور آج پہلا جمعہ رمضان کا ہے۔ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیت دعا کا دن ہے۔ اور رمضان بھی قبولیت دعا کا ہفتہ ہے۔ جمعہ کے مستحق کو ایک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آ جائے۔ اور خانکشر بیٹھ کر ذکر الہی میں لگا رہے۔ امام کا انتظار کرے۔ اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے۔ اور نماز یا جمعہ میں شامل ہو۔ تو اس کے لئے خاص طور پر **خدا تعالیٰ کی برکات** نازل ہوتی ہیں۔ اور پھر ایک گھڑی جمعہ کے دن ایسی بھی آتی ہے۔ کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔ تاؤن الہی کے ماتحت اس حدیث کی یہ تعبیر ضرور کرنی پڑے گی۔ کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جو سنتہ اللہ او تاؤن الہی کے مطابق ہوں۔ لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ وہاں یہ آسان امر بھی نہیں جمعہ کا وقت قریباً دوسری اذان سے یا اس سے کچھ دیر پہلے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے۔ اگر یہ دو وقت ملا لئے جائیں۔ اور خطبہ جمعہ بھی ٹھیک ہو۔ تو یہ وقت آدھا گھنٹہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر خطبہ لمبا ہو جائے۔ تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ ان ایک گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے۔ کہ جب انسان

**مبارک گھڑی**  
کو پانچ منٹ کے لئے ضروری ہے کہ انسان خطبہ کے شروع کرنا کے ختم تک برابر دعا میں لگا رہے کہ یہ بڑا آسان گڑھے دیکھی حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو گو کہا جاتا ہے۔ کہ دروں میں سے ایک شخص بھی پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بہر حال یہ دن بھی ان دنوں میں سے ہے۔ جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور ہر رمضان کے مستحق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ایام میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بڑا لوگ راتوں کو اٹھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور ان کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ عرض **رمضان کے ایام**

# ۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہوں گے۔ ماہ رمضان کے آخریں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا خاص کے حصول کا موقع ہر سال نکالتا ہے۔ اس وقت اس میں پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرمادیتے ہیں۔ اس سال بھی انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش ہوگی۔ امید ہے دوست اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقع پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہوگی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ

چالاک اور نڈر دست شخص کی شکل میں نکلتے ہیں۔ کئی لوگ روحانی طور پر اندھے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن سچا کھلے۔ دیکھنے والے اور نڈر نڈر دالے نکلتے ہیں۔ کئی لوگ دل کے جذباتی اس مہینہ میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے۔ تو ان کے چہرہ پر

## خوبصورتی۔ رعنائی اور شادابی

کا منظر ہوتا ہے۔ جسے ہر شخص دیکھتا ہے۔ اور وہ واہ کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ قسمت ہیں وہ لوگ جن کے لئے خدا تعالیٰ خود اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولتا ہے۔ اور وہ منہ چھیرے لیتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل کرے۔ جو خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو بھی ہدایت دے۔ جو اپنی طبعی نایابیاں کا دھڑ سے اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

کئی لوگ کہتے ہیں کہ ان برکتوں کے دن آتے ہیں۔ لیکن وہ ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں رکھتے۔ مثلاً نابالغ بچے میں ان پر روزے فرض نہیں۔ اور بڑھ رو دے رکھ سکتے ہیں۔ یا بڑھے ہیں۔ ان کے ذوق انہیں جواب دے چکے ہوتے ہیں۔ روزے ان پر فرض بھی نہیں اور وہ رکھتے بھی نہیں۔ یا مثلاً بیمار ہیں۔ ان کی وقت مضمحل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو ان ایام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے اور ان میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہوتی ہے اور ماحول بھی ایسا ہوتا ہے جو انہیں روزہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے کہ جو بیمار ہیں وہ روزہ نہ رکھیں وہ

## ناجاہز فائدہ

اٹھاتے ہیں۔ اور بیمار بن جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم سوئے ہوئے کو توجہ کا کتے ہو۔ لیکن جو چلا بیٹا ہے۔ اور وہ جاگتا نہیں چاہتا اسے نہیں جگا سکتے۔ اس لئے کہ سوئے ہوئے شخص کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے اس لئے جو بی بی تم اسے ہاتھ لگاؤ گے۔ وہ جاگ اٹھے گا۔ لیکن جو جان بوجھ کر سویا ہوا بیٹا ہے اسے علم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے۔ اس لئے وہ نہیں جاگے گا۔ اسی طرح جو لوگ میاں بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے جو بیماروں پر ہے۔ ناچار فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں صحت دی ہوتی ہے ایمان دیا ہوتا ہے۔ وہ

## رمضان کی قدر و قیمت

کو سمجھتے ہیں۔ پھر وہ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ایسے لوگوں کے لئے ایک جینے کے برابر لمبی سرنگ آجاتی ہے جس میں سے گزرتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اچھی وہ دعائیں منواتے ہیں جن کو قبول کر دینے کی صورت پہلے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ اور جب رمضان سے نکلتے ہیں۔ تو ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ رمضان کے مہینے میں تنگ داخل ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی عطا کی ہوئی خلعتوں سے لہسے ہوئے نکلتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ روحانی بیماریوں سے مضمحل اور تھکے ہوئے رہتے رہتے رہتے ہیں۔ لیکن چہرے پر

# تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دستاویزی ذہین بچوں

## کو بھی بھجوائیں

ادھر سید محمد محمود انڈسٹری صاحب ہینڈ مارٹر

اس میں شک نہیں کہ تعلیم کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنا اور یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کرنا ہمارا نصب العین اور دوستوں کی زبردست خواہش ہے۔ لیکن اس سال دوستوں کی اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ اس وقت تک نئے طلبہ ہمارے ہاں آکر داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تعلیمی حالت ناقص ہے۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن حاصل کر سکیں گے۔ ایک حتمی خیال ہے۔ پوزیشن درکاران کا ٹھنڈا پاس ہونا ہی کارے دار دو لا معاملہ ہے۔ گو یا اب تک احباب جماعت نے صرف کورسز میں کورسز کے لئے سکول کا نام گوشہ کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے ہمارے لئے دوسری کامیابیاں نہیں دی ہیں۔ اب اس لئے اب میں ایسے دوستوں سے جن کے بچے نسبتاً پڑھنا نہیں۔ یہ دربارت کرنے کی ہرأت کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے سکول کی طرف توجہ فرمادیں اور اپنے ایسے بچوں کو جن میں ہماری توجہ اور محنت سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت موجود ہو۔ ان کو بھی ہمارے پاس بھیجیں۔ ہم ایسے والدین کو جن کے بچے تعلیم میں اچھے ہوں۔ یقین دلاتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے بچوں کو ان کی موجودہ حالت سے بہت زیادہ بہتر بنا سکتے ہیں۔ الہامی انشاء اللہ انہیں خود بھی یہاں آنے سے فائدہ ہوگا۔ اور ان کا اپنے قومی ادارہ پر اسان مزید برآں ہوگا۔ ہر ہمارے بچے کی ہمدردی ہمارے ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دوستوں کو بے توجہی کا وجہ سے ہر ہمارے بچے کا یاں نقد ان ہے حالانکہ ذہنی بچے ہی قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور ان پر سلسلہ کا حق فائق ہے

(خالکسار۔ سید محمد محمود اللہ شاہ)

## دعائے مغفرت

میرا لڑکا ناصر احمد ہر روز راجوں کو چند گھنٹے بیمار رہ کر اپنے موٹے حقیقی کے پاس چلا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب برائے کم اس کے لئے دعائے مغفرت اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

خالک احمد دین لاہور۔ چھاؤنی

لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

”قربانی کا بہترین وقت بخوری

سے لے کر جون جولائی تک ہوتا

ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور

زمینداروں کی دونوں فصلوں

کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے

اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ

سے دلوں میں جوش ہوتا

ہے۔ جو اس وقت کو گرا دیتا

ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ

خلافی کے خطبہ میں ڈال

دیتا ہے“

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست

میں شمولیت کے لئے ضروری

ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک

مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں

خالکسار۔ وکیل الممالک ثانی

تحریک جدید

رجوہ

# غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام

ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مقیم پورنیو

(۲)

معلوم :- لیکن غیروں میں آیا دہریوں کے ساتھ اس ارشاد الہی کو یا ملاحظہ بھی ہنر دری ہے جو فرمایا کہ الا ان تتقوا منهم تحقة یعنی غیروں سے دوستی اور تعلقات ہوں تو ایسے طریق سے کہ ان لوگوں کے برے اثرات سون پر اثر نہ کریں۔ یہ ویسے ہی ہے کہ جیسے ڈاکٹر کو سخت مستعدی امر اہل کے مریضوں سے بھی وقت علاج محبت و ہمدردی سے ملنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ڈاکٹر پر اس احتیاط کو بھی عمل میں لانا ہوتا ہے جس کے ذریعے سے وہ خود ان مستعدی اثرات سے بچنے محفوظ رہے۔

اور نانا تھانہ عظیم دارالافتاء کے لئے یوں بھی ضروری ہے کہ بجائے دوسروں کا اثر قبول کرنے کے خود اپنی خصوصیات کو ایسے عزم سے اور ایسے نمایاں طور پر قائم رکھے کہ انجام کار خرقی مافیہم سے نقل کی امید کی بجائے خود ہماری نقل اور اقتداء کے لئے راغب ہونا چلا جائے۔

اس ضمن میں دو امور کا مخصوص ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ اسلامی مشارع یعنی دوسری کامیابیاں رنگ میں رکھنا۔ اس میں کچھ مشک نہیں کہ چند ماہوں کے رکھوانے کا براہ راست سبکی اور رد حالت سے کچھ تعلق نہیں لیکن ہر عمل کی قیمت اس نیت سے ناپی جاتی ہے جو اس عمل کے پیچھے کام کر رہی ہو۔

اسما الالعمال بالذات عمل خواہ بظاہر کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اگر اس کے پیچھے نیت اہم اور بڑی ہو تو نیت اور قیمت کے لحاظ سے وہی عمل اہم بن جاتا ہے۔ مجھے اس صحابی کی بات کبھی نہیں عبور تھی جنہوں نے سر کے بال کچھ ایسی طرز کے رکھوائے ہوتے تھے جو خود تو انہیں بڑے مرغوب تھے لیکن ان کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھے۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ کی خاطر فوراً اپنی مرغوبیت کو قربان کر دیا اور بال کشا کر کینے لگے کہ میں نے رسول اللہ کی محبت میں اپنے بالوں سے دشمنی کی۔ یہ چند ماہوں کا رکھنا یا کٹوانا اپنی ذات میں نہایت معمولی سا عمل ہے۔ لیکن اگر اس عمل کے پیچھے

خدا اور رسول کی محبت اور اطاعت کام کر رہی ہو تو یہی چھوٹا سا عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک عمل ثقیل اور ایک عمل مقبول بن جائے گا اور جب اللہ کے حضور کوئی عمل مقبول ہو جائے تو اس کے سنی پر ہوتے ہیں کہ اس کی برکت میں اور بھی ظاہر و باطن نئے نیک اعمال کی مزید توفیق دے دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! اس کے خزانے کیسے وسیع ہیں! لیکن یہی فوجی ملازمت کے دوران میں جب ایک احمدی افسر سے کہا گیا کہ اچھی داروٹھی منڈوانا بادشاہ انگلستان کا حکم سے غزاس نے یہی جوتا دیا کہ ہمارے بادشاہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہی فرمان ہے کہ داروٹھی رکھو۔

در اصل احمدی مسلم کی داروٹھی چند ماہوں کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اس سلیج کا نام ہے جو عیروں میں چلتے پھرتے ہوئے زبان حال سے اہل عرب کو دنیا جاتا ہے کہ لوگم لانا ہر امر میں تمہاری نقل و اقتداء کے لئے تیار نہیں اور نانا تھانہ انداز سبکی بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اپنی اسلامی خصوصیات میں دوسروں سے اپنی تقلید کروانی جائے۔

در اصل شراب کے سنت استعمال کے نتیجہ میں انسانی وقار و تقوہ اور بے وقار شکلیں اختیار کرنے کا رواج برپا رہا ہے۔ داروٹھی ہی دراصل مردانہ و بہت وقار اور سجدگی کی علامت ہوتی ہے اس میں کچھ مشک نہیں کہ ابتدائے لوگ جتنے ہیں لیکن استقلال سے متاثر ہو کر کھڑا کھڑا ہستہ آہستہ خود ہی اس فعل کی سجدگی کے قائل ہو جاتے ہیں۔

جب دوئم :- شریعت اسلامیہ کے منار کے مطابق احمدی عورتوں کا اپنے چہرہ اور لباس کی زینت کا پیلاک کی لگا ہوں سے چھپائے رکھنا ضروری ہوگا۔ بعض بیرونی ممالک میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ وہ شادی کسی ایک ملک یا پاکستان و ہندوستان کوئی رواج و دستور ہے۔ حالانکہ یہ لیکر شریعت کا حکم تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے ہے اور جس کسی خاص ملک سے مخصوص نہیں۔ مغرب نے دراصل بے جا عورت کی خوش انداز کر کے اس غریب کو تنگ کر کے رکھ دیا ہے جبکہ اسی طرح جس طرح ایک کڑائی نے پردوں اور آنکھوں کے حسن کی ترقی کر کے کھلی کر اپنے حال میں پھینا یا تھا۔

اب جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع کرتے ہوئے عورت کو دوبارہ اس کی حقیقی عزت و شرف اور عظمت کے مقام پر کھڑا کر سکتی ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ دیگر اقوام ہمارے مستورات کے پرہیزگاری میں اگر اس نیشی کے پیچھے کوئی معقول دلیل نہیں ہوتی بلکہ محض استعجاب و حیرت ہوتی ہے۔ اپنے لباس اور چہرہ کی زینت کو ایک سادہ پڑے کے اور کوٹ کے خورج سے

پیلنگ کی جاسوز لگا ہوں سے چھپانے میں حقیقتاً کوئی نیشی کی بات نہیں ہوتی۔ رو میں سیتو لک نمنر بھی رہنا ہوتی منازم اس قسم کا پہننے میں اور حتیٰ کہ پیشانی اور چہرہ بھی کچھ اس قسم کے گھونگٹ سے چھپا ہوا ہوتا ہے کہ جو قریباً قریباً اسلامی پر وہ بیان جاتا ہے۔ اب جرات ایک سن کے لئے حی و عفت کی حفاظت اور نیکی و وقار کے لئے مناسب سمجھی ہے فطرت تو یہی کہتی ہے کہ ہر عورت عورت کے لئے وہی طریق مناسب ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں اہل مذہب میں مختلف پرستار اور اپنی حالات مخصوصہ کے پیش نظر ایسے عجیب اور بے شمار فوجی فارم جتنے ہیں کہ پہلی بار نظر پڑنے پر تو ہنر ہنر ہی آ جاتی ہے۔

اور اگر مٹھی کا پھیلاؤ کیا جائے تو کھینچو نماز کا باعث بھی (نوع ذوالنہد) ترک کر دینی چاہئے بلکہ محض نماز بھی کھینچو نماز ہے کہ مغز کی لوگ کھٹکے میدان میں رکنا وجود کی حرکات کو دیکھ کر حقاقت اور مٹھی کے رنگ میں ایک دوسرے کو آنکھ کے انساں کرتے ہیں واذا امرنا ولبہم یضاحا و ان اصحاب نماز کے علاوہ وہ تو ہمارے وہ وہوں پر بھی بستے ہیں۔ اس طرح ہم اگر اپنی ایک ایک خصوصیت ان کی مٹھی کی بنا پر چھوڑنے لگے تو فوج کی بجائے ہر گویا مفتوح بننے جا رہے ہوں گے۔

غرض یہ کہ دنیا کو روہانی طور پر فتح کرنے والی قوم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رعب و حال کو اپنے اوپر ایذا رساند نہ ہونے سے اور اپنے پہلائی شعار اور اسلامی خصوصیات کو نانا تھانہ انداز سے قائم رکھے۔

سیدنا المسیح الموعود علی الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی دعا فرمائی ہے کہ

و آدے ان کے گھر تک رعب و حال چھارم :- آیت مذکورہ میں فضل اللہ کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اور فضل اللہ ہمیشہ فضل عظیم ہی ہوتا ہے۔ اس کی رحمت اور اس کے فضل کو کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی لہذا اقتغوا من فضل اللہ کے الفاظ سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ محض سرکاری ملازمتوں کی قسم کی محدود آدمیوں کے خیال کو ترک کر دینا چاہئے اور غیر مالک میں کھیل کر اس رزق کو دھونڈا جائے جو رزق خیر حساب کے الفاظ سے کلام الہی میں مذکور فرمایا گیا ہے۔ محدود آمدنی والی ملازمتوں میں وہ برکت نہیں ہوتی جو فضل اللہ کے الفاظ میں مومن کے لئے مستور رکھی گئی ہے۔

نہرا دیکھا گیا ہے کہ تجارتی ترقی کرنے وال اقوام میں ایک محدود آمدنی اور ایک محدود شہرت سے نظر کی جائے برکت اور بڑھانے کی کا خیال کارزار ہوتا ہے۔ تجارت میں ایک ہزار ک آدمی والا بھی جا رہا ہے کہ ہزار سے ہو ہزار

ہو جائے۔ اور دہ ہزار والا چار ہزار چاہتا ہے اور لاکھ والا دہ لاکھ اور ایک کروڑ والا دیکھ کر ڈر ہی چاہتا ہے۔ اور اسی طرح ساقبت اور حق اور پٹھا قرائے کے خیال ہی سے ساری قوم بحیثیت مجرعی مال اور تجارتی ترقی حاصل کر رہی ہے۔

واللہ ذو رحمة واسعة وذو فضل عظیم ویرزق من یشاء بغیر حساب و حصر خیر الرازقین۔

## مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہوں جس کے وصول کی غالب امید ہو سکتی ہو۔ ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوتے ہیں ان کو بھی ان پر سال ر گذر ہونے ہی راس المال کے ساتھ ان کو بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ ماں جو قرضہ ایسا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا خصیت سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا۔ پس ایسے قرضہ یا دین پر زکوٰۃ نہیں۔ ماں کو باوجود امید ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے تو کھیر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے۔ نظارت بیت المال بدو

## حضرت مہتابی عبدالرحمن قادیانی کی علت

مقدم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں :- مکرم شرم مہتابی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو ہندو سے آرام ہے۔ لیکن ضعف کی وجہ اچھ کوئی دائمی کام نہیں کر سکتے چنانچہ آج کچھ ڈاک کا جو اب کھتے بیٹھے تھے کہ سر جلا گیا اور گر گئے اور اس کا ہش دل پر بھی ہے۔ اس ما سطلے ان کے احباب و عارفان میں نیز جوہر ان کو خط لکھیں ان کو اپنی حالت میں کو جو امید ملے تو معذور سمجھیں :-

## اعلان معافی

چودھری عطا رائے صاحب ہمدرد ایک ۱۹ جنوری ۱۹۵۲ء کو کونج خلات دہلی نظام سلسلہ اخراج از جماعت کی سربراہی کی تھی۔ چونکہ اب چودھری صاحب نے اپنے کسب دخل پر اظہار ندامت اور حقان کی درخواست کی ہے اور حضور نے انہیں اندازہ فرمایا معاف فرمادیا ہے۔ اظہار کھیر ہے ناگ ناظر اور عالم سلسلہ عالیہ احمد

# فضول گوئی سے اجتناب احرام ماہ رمضان

سرمحمد رسول صاحب چک درہ قسطنطنیہ اسلام آباد لاہور

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رمضان تشریف کے چھ مہینہ میں شیطان بگڑا جاتا ہے۔ اور مومن کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کے اور جہاں بہت سے مطلب ہیں۔ وہاں یہ بھی مطلب لکھتا ہے کہ مسلمان روزے کے حالات میں ظاہری قوی اور باطنی طاقتوں کو مضاعف و مضاعفہ کی حالت میں رکھے۔ اور دنیا کی آلائش سے منترہ ہو کر رمضان تشریف کے دن گزارتا ہے۔ برکات الہی کا اور ثبوت بنتا ہے۔

جہاں اور جگہ سے ظاہری قوی ہیں۔ وہاں زبان بھی ہے۔ چونکہ زبان بولنے کی ترجمان ہوتی ہے۔ چنانچہ دل پر قبضہ اور جس چیز کا تصور دل میں آتا ہے۔ اس کا اظہار زبان ہی کیا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی تاثیر تسلیم پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ یہی وہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے جانے سے پہلے تشریف سے ذکر الہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فضول گوئی سے منع فرمایا ہے۔ ویسے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی عادت سادگ محض تھی۔ روزانہ کے وقت دینی باتوں اور کاموں میں مشغول رہتے۔

زبان کے متعلق کتابوں سے دور رہنے کے لئے قرآن شریف میں آتا ہے۔ لاجئ فی کثیر من نخبہ احمد۔ اس کیفیت کا خلاصہ یہ ہے۔ فضول اور بے فائدہ کلام نہ کر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چنانچہ اپنی زبان اور شکرگاہ کی حفاظت کا کمال بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے جنت کا کھیل ہو گیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ گو زبان ہی کے کلمات اکثر لوگوں کو اور ذمے منہ جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔ لہذا اس کی حفاظت ضروری ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ اگر زبان ہلانے۔ تو نیک بات اور کلمہ، ظہیر لیسو نہ نہ خاموش رہے۔

یادہ کوئی درد پھر زبان سے انسان پر کئی آفات آجاتی ہیں۔ چونکہ ہر ایک کی تشریح کا یہ موقع نہیں۔ جس تعداد کو منظور رکھتے ہوئے پانچ آفات کو بیان کر دیا جاتا ہے۔ جن میں لوگ بکثرت مبتلا رہتے ہیں۔

پہلی آفت جھوٹ بولنا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ روزہ کے دن لڑا اب لکھا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا مسلمان کی شان نہیں۔ ایمان اور جھوٹ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی

اول: معظم شخص ظالم کی شکایت، شریعتی حکم پہنچائے۔ اور اپنے اوپر سے ظلم رنج کرنے کی نیت سے اس کے مظالم بیان کرے۔ تو نساہ نہیں ہے۔ البتہ ظالم کے عیوب ایسے ہوں جو بیان کرنا۔ جنہیں ان کو مزا دینے یا مظلوم کو ہر سے ظلم رنج کرنے کی طاقت نہ ہو۔ یہ نصیحت کا عمل ہے۔

دو: ۳- مفتی سے فتویٰ لینے کے لئے ہفتھٹا میں امر و راجح کا اظہار کرنا بھی جائز ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ہندو شہنشاہ نے فرمایا کیا رسول اللہ میرا عاوند اور میفیان آتا ہے یا نہیں ہے کہ بقدر کفایت بھی مجھے خرچ نہیں دیتا۔

سوم: ۴- اگر کوئی شخص کسی سے مزید و زحمت کا معاملہ کرے۔ اور وہ آپ کو علم ہے کہ اس معاملہ میں نادر نصیحت کی وجہ سے اسکا نقصان ہے۔ تو نقصان سے بچانے کے لئے مال بیان کر دینا جائز ہے۔

چہارم: ۵- اگر کوئی ایسے نام سے مشہور ہو گیا ہو۔ جس میں عیب ظاہر ہو یا شہادہ نامشروع (حجہ نام) اور حج و طہار، تو اس نام سے اس کا پتہ چلا نا نصیحت میں داخل نہیں۔

پنجم: ۶- اگر کسی شخص میں ایک ایسا عیب ہو جو لوگ اس کا عیب ظاہر کرتے ہیں۔ تو اس کو ناگوار نہیں گذرنا مثلاً خنثیہ تیز کرہ بھی نصیحت میں داخل نہیں۔

تیسری آفت فضول گوئی ہے کہ ایک شخص سے جو تلبے یا تو اپنے شکر کی وجہ سے یا دوسرے کو خاموش کرانے اور عادی بنانے کا مشورہ ہوتا ہے اس وجہ سے ایک مسلمان کو چاہیے کہ کہہ دے۔ اللہ سے شکر کا مادہ جس کا نتیجہ جنت ہے۔ نکال دے اور فضول جھگڑوں سے بچ جائے گا۔ دوسرا اپنی چرب زبانی سے انسان کو خاموش کرانے کا مشورہ دل میں رکھے۔ جو حق ہو یا نہ ہو۔ رسول مقبول نے فرمایا ہے۔ "جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا کرے اس کے لئے اہل جنت ہے" جو صحیح آفت۔ نہ ان۔ دل لگی کرنا اور زیادہ ہنسنا اور ہنسانہ سے دل مرانا ہے۔ روزگار جاتا رہتا ہے۔ اور انسان لوگوں کی نظروں سے گرجاتا، پانچویں آفت جھوٹی مدح کہ کلمے سلام لکھنے کی عادت ہے کہ مالدار اور صاحب جاہ چشم لوگوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔ عاہم جو کہ تعریفیں وہ کرتے ہیں۔ ان میں بھی پائی نہیں جاتی۔ مثلاً ایسی بات بیان کی جاتی ہیں جو حق کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور ان کا مدح میں نشانہ بھی نہیں ہوتا یہ صحیح جھوٹ ہے۔ دوم محبت کا لہذا جوڑا اظہار کرتے ہیں۔ عاہم انہوں میں محبت ہوتی ہی نہیں۔ چھٹی آفت ہوا چھینے والا چھینے والا مسلمان کو چھینے کہ فضول باتوں سے اجتناب کرے کہ کوئی کی جھوٹی باتیں نہ کہے اور دوسری اور دنیاوی دونوں فوائد میں اس ماہ میں ذکر الہی کی ایسی عادت ڈالے جو اس کی طبیعت کا نشانہ نہ ہو۔ فضول گوئی سے اجتناب کرنے کا حکم ہے۔

## سمندر سیارہ کے خریداران نوٹ فرمائیں

موجودہ تشریح ڈاکخانہ کی رو سے سمندر سیارہ کے سکھوں پر چارہ آنے فی سیکٹ خرچ آتا ہے اس لحاظ سے قیمت اجارہ تین روپے سالانہ حکیم مسی اللہ سے قیمت کو معہ لٹاک / ۳۳ سالانہ ہوگی۔ اجاب نوٹ فرمائیں قیمت اجاب معیاد کے اندر اندر آنی اس ضروری ہے بعض دفعہ کسی بار یاد دہانی کرنی پڑتی ہے۔ یہ خرچ بھی خریدار کو ہوتا ہے

حب اٹھارہ بیڑہ - اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولد در پندرہ روپیہ - مکمل خوباک گیارہ تولے پونے چودہ روپے - حکم نطا جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

## تحریک جدید کے وعدے اسرئی تک کیوں کر ہوا

(فہرست نمبر)

تحریک جدید دفتر اول کے اٹھارہ سو سال میں ۲۱ مئی تک وعدے سو فیصدی پورے کر دیوں کی خبرت ذیل میں دی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ نوٹ کیا جانا سب سے کہ اس میں ایک بار وجود چھ ماہ کا وعدہ گدھانے کے تحریک جدید کے وعدے کی کیفیت مجموعی طور پر ایک ہے۔ حالانکہ وقت کے گزرنے سے ۶۵٪ تا ۷۵٪ تک بچا جاتا ہے۔ کیونکہ تازہ وعدے ہونے اور سابقوں الا دون میں آنے کے خیال سے بہت سے دوست مسلم وعدے پہلے چھ ماہ میں ادا کر لیتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بآذنیہ سالوں میں بھی بات فرمایا چکے ہیں۔ کہ ان کے سال میں وعدے پچاس ساٹھ فیصدی ہونے چاہئیں۔ لیکن اس سال کم رہے ہیں۔ اب دوستوں کے لئے ایک موقع ہے۔ جو ۲۹ رمضان المبارک کا ہے۔ اس میں کوئی شش کرنا چاہیے کہ ہر ایک جماعت اور فرد کا وعدہ اول تو سو فیصدی پورا ہو جائے۔ ورنہ اس کا بڑا حصہ جو سو سال ستر فی صدی ہوتا ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا ہو جائے۔

فہرست یہ دیکھئے :-

- |  |        |
|--|--------|
| حضرت مرزا اشرف احمد صاحب ایم اے لکھنؤ قادیان | ۲۵/-   |
| صاحبزادی امت اللطیف صاحبہ                    | ۲۵/-   |
| امتنا المتین صاحبہ                           | ۳۸/-   |
| میاں محمد احمد رضا صاحب                      | ۲۰/-   |
| خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ روہ                 | ۱۱/۸/- |
| بابو عبدالعزیز صاحب دفتر وصیت                | ۲۷/-   |
| سید محمد اسماعیل صاحب فیشنز روہ              | ۲۵/-   |
| استانی مسعودہ بیگم صاحبہ                     | ۱۵/-   |
| سکینہ فاطمہ صاحبہ                            | ۸/۱۲/- |
| صفیر بیگم صاحبہ بلاک الف                     | ۱۰/-   |
| فریسی غلام محمد الدین صاحب دولت پورہ مالو    | ۱۵/۸/- |
| فضل الدین صاحب بلیا نوالہ                    | ۱۲/-   |
| چوہدری محمد طفیل صاحب رائے پور               | ۲۷/-   |
| محمد اسماعیل صاحب دھرگ                       | ۲۵/-   |
| سید محمد سعید صاحب سیم نیلہ گنبد             | ۱۵/-   |
| ڈاکٹر عبدالرشید صاحب اجٹالوی بھائی گٹ لم     | ۱۱/-   |
| سیال محمد اقبال صاحب                         | ۲۳/-   |
| عبدالرحمن صاحب مصری شاہ                      | ۲۳/-   |
| منجانب والد صاحب                             | ۶/-    |
| سر دار غلام پھول صاحب گڑھی شاہ               | ۱۷/-   |
| حمیدہ بیگم ڈی بی عبدالحی صاحب ٹاؤن           | ۵۶/-   |
| ملک محمد شفیع صاحب پٹواری کی ٹھکانی لاہور    | ۵۱/-   |
| چوہدری غلام رسول صاحب منگپورہ                | ۱۰/-   |
| محمد شفیع صاحب بوٹھل جیل لاہور               | ۱۶/-   |
| ہذا والد صاحب                                | ۲۲/-   |
| ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور                  | ۱۵۰/-  |
| والدہ  | ۱۸/۶/- |
| ابیر ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ہور حال روہ        | ۲۱/۸/- |
| چوہدری فتح محمد صاحب قصور                    | ۶۰/-   |
| محمد علی صاحب شیخو روہ                       | ۱۸/۶/- |

ہمارے مشہور ترین استفسار کرتے وقت افضل کا حوالہ ضروریں

## محکمہ رسد و الرحمت روہ میں

باموقعہ عمرہ مکان قابل فروخت  
مکان توتہ پیکر کر کے ایک راتہ، ایک غسل خانہ و ٹیلنگ ٹوہ ہے۔ نیز باور چھانہ چھانہ ٹوہ ہے۔ حصہ میں بھلا اور وقت لگنے چاہئے ہیں۔ روہ کے اسٹیشن اسکول اور بازار کے قریب واقع ہے۔ تفصیلات و تصدیق قیمت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل سے بلیں یا خط لکھ کر اس مکان کو روہ میں فروخت کیا جائے۔ صاحب جلد اطلاع متہیں کیونکہ ایسا موقع پیش رفت سے تیار نہیں ہے۔  
درستی علم الدین مالک لکھنؤ قادیان ۲۱/۱۱/۵۷ محکمہ رسد و الرحمت روہ

## حصہ قابل فروخت

میں مندرجہ ذیل اسٹیشن لینڈ روہ میں اپنے ۲۵ حصوں میں سے ۲۵ حصے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حصہ کی قیمت مبلغ ایک سو روپے ہے۔ میں نے کمپنی کو فی حصہ مبلغ ۲۵ روپے ادا کیا ہے۔ جو دوست اس کمپنی کے حصہ دار بننا چاہتے ہوں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔  
المنشور ملک محمد شریف معرفت ملک لکھنؤ قادیان  
مفسر سید منیر علی صاحب لکھنؤ قادیان

## زنجبیل عشق

خاص اور اعجازی اور اس سے تیار کردہ بہترین طبقات کی دوائی قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۶۰ گولیاں ۱۲ روپے قوت کو بحال رکھنے والی اور عصاب کو مضبوط کرنے والی دوائی۔

## اکسیر شہاب

قیمت ایک ماہ ۶۰ گولیاں ۱۲ روپے ماہہ جیو ایشیا کے کم ہے بوجھنے کا تیرہ ہدوت علاج۔ اکسیر شہاب کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید پڑتا ہے۔

## قیمت پچاس گولیاں ۷ روپے

## میلنے کا تہ

دو خانہ خدمت خلق روہ ضلع جھنگ

محمد یعقوب صاحب یک ماہہ سرشمیر روہ ۵/۸/-  
بابو عطاء محمد صاحب ڈنگہ ۱۱/۸/-  
حاجی باڈنگ خان صاحب ڈنگہ ۸/۴/-  
ڈاکٹر محمد بن صاحب جکوال ۲۵/۱/-  
میاں سلطان بخش صاحب کراہار ۷/-  
میاں حیات محمد صاحب انجیر روہ لینڈ ۱۹۰/-  
صوفی رحیم بخش صاحب ڈیروی ۷۲/-  
دو کیل المال تحریک جدید

## لاہور سے سیالکوٹ

کے لئے جی ٹی ایس سروس لیڈ کی آرام دہ سروس میں سفر کریں جو کہ آدھ گھنٹہ کے سفر کے سلطان اور نوٹارہ پورہ سے وقت مقررہ پڑھتی ہیں۔  
چوہدری سردار خان میجر جی ٹی ایس سروس لیڈ سسرانے سلطان لاہور

## قیمت اخبار بندر لعلی منی آرڈر

بھجو ادیا کریم منی - منیجر

## اعلان معافی

قاضی کامل دین صاحب رشید انجمن ڈراما سکان گھنگھٹا گھر گونا گونا گویہ خلاف دوری نظام سلسلہ اخراج و طاعت کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب قاضی صاحب نے اپنے اس فعل پر اظہار ندامت اور معافی کی درخواست کی ہے۔ حضور نے انہیں آرزوہ ہر باقی معاف فرمادیلے، اطلاقاً تحریر ہے۔  
ذات پناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمد یار

## الفضل شہا اردنیان کا میانی ہے

## تصنیح موعو کا ارشاد

اب اپنے علاقہ کے مسلمان یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے تیرجات روانہ فرمائے دیتے خوشنطابوں ہم انکو مناسب لکھتے روانہ کر دیتے :-  
عبدالرحمن الدین سکندر آباد کون

آپ اپنے علاقہ کے مسلمان یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے تیرجات روانہ فرمائے دیتے خوشنطابوں ہم انکو مناسب لکھتے روانہ کر دیتے :-  
عبدالرحمن الدین سکندر آباد کون

تو کیا قہر ابر حلال ہو جائے ہوں یا بچے فوت ہو جائے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دو خانہ فور الدین بھوہا مل بلڈنگ لاہور

# روس کی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلی کا امکان

## سفارتی تبادلوں کے بغیر اس آرٹیکل

لندن ۱۹ جون - روس نے لندن پبلسٹک اسٹیشن اور پبلک میڈیا میں جو سفارتی تبدیلیاں کی ہیں ان کے باعث یہ تیس آرٹیکل کی جارہی ہے کہ کباروس کی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلی تو نہیں کی جارہی ہے مگر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تبدیلیاں سختی سے ہو رہی ہیں۔ لندن میں باور کیا جاتا ہے کہ روس لندن کو مشغول کرنے کی نسبت زیادہ اہم تصور کرتا ہے۔ کیونکہ روس کی امکانی فوجیں یہ ہوگی کہ امریکہ اور اس کے یورپی رفیقوں کے ساتھ اس میں ٹھوس ڈیلوٹے کی ضرورت سمجھی جارہی ہے۔

پبلسٹک اسٹیشن سے پبلسٹک اسٹیشن کے پبلک تبدیلی کو دینے کا مطلب یہ جارہا ہے کہ مشرقی بعید میں کس جہتوں سے زیادہ فوجیں اور دیگر ذرائع طلب کرنا چاہتا ہے۔ سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ روس کی وزارت خارجہ میں بھی تبدیلی کا امکان ہے۔

سنڈے ایسیج کا سفارتی نامہ نگار فرطواریہ ہے کہ نیا مشرقی سٹیٹس کو تبدیلی کر دیا جائے کیونکہ نیشنل سٹامینٹس کو کرنا ہے کہ روس کی خارجہ پالیسی کو سخت کرنے کے ساتھ اب کوئی اور رکن دوسری خارجہ کے عہدہ پر مقرر ہونا چاہیے۔

خیال ہے کہ بعد میں سٹالین کوٹ یا جیکب ملک کو دیا جائے گا۔ (اسٹار)

## یورپ کے لئے بھارتی فوجوں کا وفد خیر سگالی

ملکن ۱۶ جون - بھارت کی پورٹریو کیورس اور ایسی ایسٹن کی طرف سے مارچ فوجوں کا ایک وفد خیر سگالی سیمینار کے لئے یورپ کا تعیناتی دورہ کرنے کے لئے آج بدلائیے بحری جہاز روانہ ہو جائے گا۔ وفد کے قائد کلنگ پورٹریو کیورس کے پرفیکٹ کیوں ڈسٹ ناگ ہوں گے۔ مشن کے ایک رکن نے بتایا کہ یہ دورہ غیر ملکی فوجوں کے دستاویزات کے انچارج کا باعث ہوگا۔ تاکہ سب کو بین الاقوامی فوجت کے پروجیکٹس سے متعلقہ کوکے دستاویزات کو محفوظ رکھا جائے۔ (اسٹار)

**رہوہ میں با موقعہ ارضی کے خواہشمند اجاب**

کی اطلاع کیے کیا جاتا ہے کہ میرے ایک عزیز اپنی چار سالہ ارضی واقعہ محلہ دارالفضل (ط) رہوہ کا متعلقہ فرو کرنا چاہتے ہیں مجھ سے قیمت کریں خاکسار مشتاق احمد باجوہ رہوہ

بقیہ صفحہ ۲ -

عزم ارادہ اور حق پرستی کی دیر سے حاصل کی۔ جو اپنی بندھنوں کے لئے بن الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ جو تمام خود غرضیوں سے بالا تھا۔ آج یہ مولوی صاحب اٹھتے ہیں۔ اور اس کی ذات پر ایسا گندہ چلنے سے نہیں بچ سکتے پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے داماد ملک بلا شرکت غیر سے ہیں۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ قائد اعظم نے آپ کو خدا و رسول کا واسطہ دیا تو آپ اپنی تجویزوں کو لے کر پر فائدہ ہوئے۔ سوال ہے کہ اگر مولوی صاحب اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے تو آپ خدا و رسول کے نام پر حق سے کیوں منہ موڑا۔ خواہ وہ کچھ عرصہ کے لئے ہی ہو، کیا خدا و رسول کے نام کا اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ آپ حق کے خلاف قائد اعظم کی بات مان جائے۔ یا اس کا اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ آپ فرماتے کہ خدا و رسول کے لئے ہی تو میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جب کہ مجھے پتا تھا کہ ہرگز بھلا جانے گا۔ میری تجویز کرنے سے باز نہیں آئیگا۔

مولوی صاحب! آپ اسلام کے نام پر کھڑے ہوئے ہیں۔ پھر اس صلحت میں کیا مطلب ہے؟ جس سے آپ کے لہجہ میں اسلام کو نقصان پہنچتا تھا۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا موہنہ رکھنے کے لئے حق کو چھوڑ دیا۔ آخر حق کے سامنے مسلم لیگ کی لگت کی وقعت رکھتی تھی؟

مولوی صاحب ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر احمی آپ کے نزدیک داعی کا فرد مرتد تھے تو آپ نے ماہیت سے کیوں کام لیا؟ کیا محض قائد اعظم کا خدا و رسول کا واسطہ حق چھوڑنے کے لئے کافی وجہ جواز ہو سکتا ہے؟ آپ نے بے شک جو جوازیں نہیں لی تھیں ان کی بے نیکی کیوں کی؟ کیا حق تو یہی ہے کہ قائد اعظم کو کوئی مولوی نہیں سمجھتے؟ آپ تو عالم دین کھلائے ہیں۔ اور اسلام کے اجارہ دار بنتے ہیں۔ اور ایسے اجارہ دار کہ ذرا آپ سے کسی مسئلہ میں اختلاف ہوا۔ تو آپ جھٹ کفر و ارتداد کا فتیلا دے دیتے ہیں۔ آپ نے قائد اعظم کا خدا و رسول کا واسطہ کیوں مانا؟ کیا اطاعت خدا و رسول کا آپ کے ذہن میں یہی تصور ہے کہ کھانے خدا و رسول کا واسطہ دے کر آپ سے کہا کہ فلاں غیر شرعی کام کرو۔ اور آپ نے تسلیم سمجھا دیا؟ اس طرح تو آپ خدا و رسول کے صفت نام کے بجا کر

ماہیت ہو گئے ہیں۔ اور صاف کیجئے۔ کیا آپ نے بھی نہیں اسرار کی طرح خدا و رسول کے ناموں کو ارباب من دون اللہ نہیں بنا رکھا؟ ان کی اطاعت سے آپ کو قطعاً حق واسطہ نہیں۔

اب فرمائیے کا فہرہ تمہیں میں یا آپ؟ (باتی)

## پاکستان کے شاہ فاروق کو

شہادہ مصر و سوڈان تسلیم کر لیا

کراچی ۱۹ جون - وزیر خارجہ پاکستان جوہر محمد ظفر اللہ خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے شاہ فاروق کا تعلق شاہ مصر و سوڈان تسلیم کر لیا ہے۔ ایسی ہی ایڈیشن آف پاکستان کو ایک خاص ملاقات میں آپ نے بتایا کہ اس فیصلہ کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں۔ یہ بات انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہی۔ اس فیصلہ سے سوڈان کے بارے میں پاکستان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع ہوگی یا نہیں۔

جوہر محمد ظفر اللہ خان نے بتایا کہ شاہ فاروق کا تعلق رسمی طور تسلیم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کا موقف ہمیشہ سے یہ ہے کہ مصر و سوڈان کے درمیان تعلقات کا مسئلہ دونوں کا اپنا معاملہ ہے۔ اور اسے آزادانہ طور پر حل کرنے کا اختیار صرف سوڈانوں اور مصریوں کو حاصل ہے۔ شاہ کا لقب تسلیم کرنے سے پاکستان کے اس موقف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے اس فیصلے سے آج صبح وزیر خارجہ نے کراچی میں برطانوی ماہی کشہ سر گیلرٹ لٹو ویٹ کو آگاہ کر دیا۔ ذوق سے لکھا جاتا ہے کہ پاکستان اب مصر میں اپنا سفیر متعین کرے گا۔ چھاپے کاغذات سفارت شاہ مصر و سوڈان کو پیش کرے گا۔ حاجی عبدالستار سیٹھ کی دلچسپی کے بعد سے تاہم یہ پاکستان کی نمائندگی کے فرائض ایک دارالہمام انعام دے رہے ہیں چونکہ سوڈان کے سوال پر پاکستان اور مصر کے درمیان گفت و شنید جاری تھی۔ اس لئے ایک حاجی عبدالستار سیٹھ کے جانشین کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔